مفت سلسلة اشاعت ٩٠

# متحبنت رسول

ضَانَ اللهُ بَعَلِينُهِ وَسُامِ

ماخوذاز: شفاعت مصطفیٰ

مترجم علامه عبدالحكيم شرف قادري

جَعَيْث إِشَارِي الْعِلْسُدُى بِالْسَانُ نورمسجيدكاغذى باذاركسرابي ٢٠٠٠٠

# محبت مصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

چونکہ اَلاَ شیاء تُعُرَفُ بَاصُدادِها اشیاء کے احوال، اضداد کے احوال
کے مقابلہ سے بہ آسانی معلوم ہو سکتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہو تاہے کہ
پہلے حضور سید الانام عَلَیْ کی تعظیم شان جو از روئے قرآن واجب اور صحابہ
کرام، اہل بیت عظام، علماءِ مجتمدین اور انکہ اسلام کا معمول رہی ہے، کا مخضر بیان
بطور "مشتے از خروارے" تحریر کیا جائے، پھر استخفاف اور استخفاف کرنے والے کا
حال، شرعی طور پر فقہی روایات کی روشنی میں پیش کیا جائے تاکہ ذہن میں زیادہ
راسخ ہواور طالب ہدایت کے لئے زیادہ مفید ہو۔

جاناچاہے کہ ایمان ہے ہے کہ دل ہے اس امری تقدیق کی جائے کہ اللہ تعالی موجود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نبی اکرم علی ہے ، اللہ تعالی کے کرم بعدے اور رسول ہیں، ظاہر کی باطن سے موافقت، شمادت کے دو کلموں (اَشُهَدُ اَنُ لاَ اِللهُ اِلاَّ اللهُ وَ اَشُهدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبُدُهُ وَ رَسُولُهُ) ان دو چیزوں (توحیدور سالت کی تقدیق) سے ایمان کامل ہو تاہے، ان کے بغیر ایمان نا تمام ہے، پس جو هخص نبی اکرم علی کے کرسالت کی تقدیق کرے اور جو کچھ آپ لائے ہیں، اس مانے، مومن ہے اور جس کے دل میں اس کی تقدیق نہیں ہے دو ایمان کی تقدیق نہیں ہے دو ایمان کار شادہے :۔

وَمَنُ لَمْ يُؤْمِنُ مِ بِاللهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا اَعُتَدُنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَعِيرًا اللهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا اَعْتَدُنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَعِيرًا اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

بسم اللدالرحن الرحيم

الصلؤة والسلام عليك بإرسول التعلق

نام كتاب : محبت رسول عليسة

مصنف : حضرت علام فضل حق خيراً بادي عليه الرحمه

مترجم فرت علامة عبد الحكيم شرف قادري مظله العالى

ضخامت : مهم صفحات

راو .

ن سلسله اشاعت : ۹۰

公公 沈公公

### جمعيت اشاعت المستت بإكستان

نورمبر كافذى بازار ، يتفادر كراجي - 74000 فن 2439799

زرنظر مل بی جمید اشاعت المستن پاکتان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 90 ویں کری ہے۔ جے فریم کرنے والے حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ ہیں۔ ترکی کے آزادی میں اگریزوں کے خلاف سب سے پہلافوی جواد حضرت علامہ موصوف ہی نے جاری کیا تھا جس کے جواب میں اگریزوں نے حصرت علامہ موصوف کو کالا پانی کی سزاسنائی اورو ہیں حضرت علامہ موصوف نے اپنی جان جان آفریں کے سپروکردی ملم دوست اور تاریخ سے واقفیت رکھنے علامہ موصوف نے اپنی جان جان آفریں کے سپروکردی ملم دوست اور تاریخ سے واقفیت رکھنے مشہور زمانہ کتاب " حصیت الفتوی فی ابطالی الطفی ی" جو کہ اساعیل وہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب " تقویۃ الا یمان" کے رد میں کعمی می تھی سے ماخوذ ایک مستقل مضمون ہے۔ زیر بحث کتاب فاری زبان میں ترجمہ کرنے کا شرف لا ہور کتاب فاری دبان میں ترجمہ کرنے کا شرف لا ہور کی صاحب نے حاصل کیا ہے۔ جعیت کے مشہور عالم دین حضرت علامہ عبد انکیم شرف قاوری صاحب نے حاصل کیا ہے۔ جعیت اشاعت المستنت پاکتان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائح کرنے کا شرف حاصل کرری ہے امید ہے کہ ذریر نظر کتاب قاری کرام کے ملی ذوق پر پورا اُترے گا۔ حاصل کردی ہے امید ہے کہ ذریر نظر کتاب قارین کرام کے ملی ذوق پر پورا اُترے گا۔ حاصل کردی ہے امید ہے کہ ذریر نظر کتاب قارین کرام کے ملی ذوق پر پورا اُترے گا۔ حاصل کردی ہے امید ہے کہ دین کے مشہور کا گرف کا اس کی ماصل کردی ہے امید ہے کہ ذریر نظر کتاب قارین کرام کے ملی ذوق پر پورا اُترے گا۔

لقط ....اداره

مَنُ اَحَبَّ شَيْئًا اَ كُثَّرَ ذِكُرَّهُ

"جو شخص کمی شے سے محبت رکھتاہے ،اس کاذکر بخر ت کر تاہے۔"

کثرت ذکر کے ساتھ ساتھ ایک علامت یہ بھی ہے کہ تعظیم و تکریم کا وکی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے اور حضور سید الانام علیہ کا نام پاک کیا تعظیم و تکریم اور صلوۃ و سلام کے ساتھ لے اور نام پاک لیتے ہی خوف و خشیت ، بخز واکسار اور خضوع و خشوع کا اظہار کرے۔

الله تعالے فرما تاہے :۔

لاَ تَحْعَلُوا دُعَآءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔
"تمرسول كے پكارنے كواليانه تُصراؤجيساتم ميں ايك دوسرے كو پكار تاہے۔"
تفسير كبير ميں ہے:۔

لاَ تُنَادُونُهُ كَمَا يُنَادِى بَعُضُكُمُ بَعُضًا لاَ تَقُولُوا يَارَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ

" نبی آگر م علی کے کواس طرح نہ پکارہ جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو، یول نہ کمویا محمہ! یالبا قاسم! بلحہ عرض کرویار سول اللہ ، یا نبی اللہ!" ( یعنی نبی اکر م علی کے نام یا کئیت سے نہ پکار وبلحہ او صاف اور القاب سے یاد کرو) اللہ تعالے فرما تا ہے :۔

يَّا يُّهَا الَّذِيْنَ امْنُوا لاَ تَرُفَعُوا آصُواتَكُمْ فَوُقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لاَ تَحُهَرُوا لَهُ بِالْقُولِ كَحَهُرِ بَعُضِكُمْ لِبَعْضِ النَّبِيِّ وَ لاَ تَحُهُرُوا لَهُ بِالْقُولِ كَحَهُرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضِ

حب مصطفیٰ علیہ کے بغیر ایمان متصور نہیں :۔

نی اکرم علی کے محبت کے بغیر آپ پر ایمان لانا متصور نہیں ہے، مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم علی کو اپنی جان، باپ، بیٹے اور تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھی، جیسے کہ اللہ تعالیانے فرمایا ہے:۔

النَّبِيُّ أَوْلَنِي بِالْمُؤْمِنِيُنَ مِنُ انْفُسِهِمُ

"بية نبى مسلمانول كالنكى جان سے زيادہ مالك ہے"

اور سر کار دوعالم علیہ فرماتے ہیں :۔

لَنُ يُّوُمِنَ اَحَدُ كُمُ حَتَّى اَكُونَ اَحَبُّ إِلَيْهِ مِنُ نَّفُسِهِ
"تَم مِن سے كوئى ايك ہر گزاايماندار نہيں ہوگا جب تك ميں
اسے اس كى جان سے زيادہ محبوب نہ ہوں۔"

ىيە تھى فرمايا :\_

لاَ يُومِنُ اَحَدُ كُمُ حَتَّى اكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنُ وَّالِدِهِ وَ وَلَاهِ وَ اللَّهِ وَاللَّهِ مِنْ وَاللَّهِ وَ وَلَاهِ وَ اللَّهِ وَالنَّاسِ اَحُمَعِيْنَ

"تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہوگاجب تک میں اسے باپ ، پیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں"

علامات محبت :\_

حضور علی محبت کی بہت سی علامتیں اور آثار ہیں جو آپ کی محبت کے امتحان کے لئے کسوٹی کی حیث سے ایک علامت حضور میں ان میں سے ایک علامت حضور علیہ کا بحر ت ذکر کرنا ہے، حدیث شریف میں ہے:۔

ر کھااوراس عظیم جرم کے مر تکب کواعمال کے برباد ہوجانے کی وعید سنائی، معلوم ہواکہ بارگاہِ رسالت کی ہے اور تمام علاء کا اس پراتفاق ہے کہ کفر کے سواکوئی گناہ، اعمال کے ضائع ہوجانے کا سبب نہیں ہے اور جو چیزاعمال کے ضیاع کا سبب ہے، کفر ہے۔

اب غور کرنا چاہئے کہ نی اکرم علیہ کی بے ادبی، اعمال کے ضائع ہو جانے کا سبب ہو، کفر ہے، نتیجہ یہ ہواکہ نی اکرم علیہ کی سبب ہو، کفر ہے، نتیجہ یہ ہواکہ نی اکرم علیہ کی بیاد ہی کفر ہے، یہ بھی پیش نظر رہے کہ حیاتِ ظاہری میں اور وصال کے بعد نی اکرم علیہ کی شان تعظیم و تکریم کے سلسلے میں یکساں ہے۔ امام مالک کالو جعفر منصور سے مکالمہ :۔

او جعفر منصور بادشاہ، مسجد نبوی میں حضرت امام مالک سے ایک مسکلہ میں گفتگو کر رہاتھا، امام مالک نے اسے فرمایا:

يَا آمِيرَ الْمُؤُمِنِيُنَ لاَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فِي هَذَا الْمَسْحِدِ فَإِنَّ اللَّهُ عَزَّوَ حَلَّ آدَّبَ قَوْمًا فَقَالَ لاَ تَرُفَعُوا آصُواتَكُمُ فَوْقَ طَوْتِ النَّبِيِّ (الآية) وَ مَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ إِنَّ الَّذِيُنَ يَغُضُّونَ آصُواتَهُمُ (الآية) وَ ذَمَّ قَوْمًا إِنَّ الَّذِيُنَ يَغُضُّونَ آصُواتَهُمُ (الآية) وَ ذَمَّ قَوْمًا إِنَّ الَّذِيُنَ يَغُضُّونَ آصُواتَهُمُ (الآية) وَ ذَمَّ قَوْمًا إِنَّ الَّذِينَ يَنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ الْحُحُراتِ (الآية) وَإِنَّ حُرُمَتَهُ مَيِّتًا يَنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ الْحُحُراتِ (الآية) وَإِنَّ حُرُمَتَهُ مَيِّتًا كَحُرُمَتِهِ حَيًّا فَاسْتَكَانَ لَهَا آبُو جَعُفَرٍ وَ قَالَ يَا اَ بَا عَبُدِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الْمُنْ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

أَنْ تَحْبَطَ أَعُمَالُكُمْ وَ أَنْتُمُ لاَ تَشْعُرُونَ

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں، اونچی نہ کرواس غیب، تانے والے (نبی) کی آوازیہ اور ان کے حضور چلا کر نہ کمو جیسے آلیں میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کمیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

ابو محمر کمی فرماتے ہیں:۔

آىُ لاَ تُسَابِقُوهُ بَالْكَلاَمِ وَلاَ تُعَنِّفُوهُ بَالْخِطَابِ وَلاَ تُعَنِّفُوهُ بَالْخِطَابِ وَلاَ تُنَادُوهُ بِاسْمِهِ نِدَاءَ بَعُضِكُمُ لِبَعْضٍ وَ لَكِنُ عَظِّمُوهُ وَوَقِرُوهُ وَنَادُوهُ بِأَشْرَفِ مَا يُحِبُ أَنْ يُسْنَادَىٰ بِهِ يَارَسُولُ اللهِ ايَا نَبِيَ اللهِ

" یعنی کلام میں نبی اگر م علیہ سے سبقت نہ کرو اور آپ سے ہمکلام ہوتے ہوئے تخی سے بات نہ کرواور آپ کا نام لے کرنہ پکارہ جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہوبائے آپ کی تعظیم و تو قیر کرواور اشرف ترین اوصاف سے آپ کو نداء کرو جن سے نداء کیے جانے کو آپ پیند فرمائیں اور یول کھو یارسول اللہ، یا نبی اللہ (علیہ )۔"

نبی اکرم علیہ کی بے ادبی کفر ہے:۔

الله تعالى نے اہل ايمان كونى اكرم علي كى آواز پر آوازبلند كرنے اور تعظيم و توقير كے بغير بلانے سے منع فرمايا اور حضور علي كى اس بے ادنى كوروانهيں

رُخ پھر تا ہے حالا تکہ حضور علیہ فیامت کے دن بارگاہِ اللی میں تیرے اور تیرے جدِ امجد آدم علیہ السلام کے وسلہ بیں تو حضور علیہ کی طرف رخ کر اور شفاعت کی در خواست کر، اللہ تعالیٰ تیرے لیے شفاعت قبول فرمائے گا۔"

قالیٰ تیرے لیے شفاعت قبول فرمائے گا۔"

ذکر مصطفیٰ علیہ کی تعظیم :۔

امام اسحاق تُجَيبي فرمات بين :

صحابہ کرام، نبی اکرم علیہ کا ذکر کرتے تو ڈرتے تھے ان کا جسم لر ذجاتا ان پر کیکی طاری ہو جاتی اور وہ حضور علیہ کی محبت اور شوق کی بناپر اور بعض صحابہ ہیت اور تعظیم کے سبب روتے تھے۔

اراہیم تجیبی فرماتے ہیں:۔

شرف صحابيت برفائز مونے والوں كا حال سنے!

حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم علیہ سے زیادہ نہ تو کوئی محبوب تھااور نہ ہی میری نگاہ میں آپ سے زیادہ کوئی محبر م تھااس کے باوجود آپ

فَقَالَ وَلِمَ تَصُرِفُ وَحُهَكَ عَنْهُ وَ هُوَ وَ سِيُلَتُكَ وَوَاللَّهُ وَاسْتَشْفِعُ بِهِ وَوَسِيُلَةُ أَبِيُكَ ادَمَ يَوُمَ الْقِيْمَةِ بَلِ اسْتَقْبِلُهُ وَاسْتَشْفِعُ بِهِ فَيُشْفِعُ لِللهُ عَزَّوْ جَلَّ

"اے مسلمانوں کے امیر اس مسجد میں آوازبلند نہ کر کیونکہ اللہ تعالی نے ایک جماعت کو ادب سکھایا اور فرمایا لا تَرُفَعُوا أَصُواتَكُمُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الاية) (اين آوازين او في ند کرواس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے )اور ایک جماعت کی تَعْرِيفِ كُرِتْ مُوتُ فَرَمَا إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّونَ أَصُواتَهُمُ (الایة) ( وہ لوگ کہ رسول اللہ علیہ کے سامنے اپنی آوازیں بہت رکھتے ہیں،اللہ تعالے نے ان کے دلوں کو تقوے كے لئے منتخب فرماليا ہے)اور ايك جماعت كى مذمت كرتے موع فرمايا إنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ الاية (جولوگ مهيس حجرول كے باہر سے يكارتے ہيں،ان ميں سے اکثر بے عقل ہیں) بے شک بعد از وصال حضور علیہ کی عزت الی ہی ہے جیسی آپ کی حیات ظاہرہ میں تھی۔ (یہ سکر) ابو جعفر نے فروتن کا اظہار کیا اور کہا ہے ابو عبد اللہ (امام مالک کی کنیت) قبله رُومو کر دعا کروں یار سول الله علی کے ک طرف رُخ کرول ؟ امام مالک نے فرمایا تو حضور علی ہے کیوں

ے احرام کے سبب میں آگھ محر کر آپ کے جمال کی زیادت نہ کر سکتا تھا، اگر جھ سے حضور علیہ کی صفت ہو چھی جائے تو میں بیان نہیں کر سکول کا کیونکہ میں آگھ محركرآب كے جمال سے بير دور نہيں ہوسكا تھا، حضرت اسامدر منى الله تعالى عند فرماتے ہیں کہ میں بار گاور سالت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ محلبہ کرام آپ کے گرواس طرح بیٹے ہوئے تھے گویاان کے سرول پر پر ندے بیٹے ہوئے ہیں لیعنی وہ اپنے سرول کو حرکت نہیں دے رہے تھے کیو نکہ پر ندہ اس جگہ بیٹھتاہے جو ساکن ہو۔ قَالَ عُرُوهُ بُنُ مَسْعُودٍ حِينَ وَجَّهَتُهُ قُرَيْشٌ عَامَ الْقَصِيَّةِ اللَّي رَسُولُ اللَّهِ مُثَلِّلُهُ وَرَأَىٰ مِنْ تَعُظِيُمِ ٱصْحَابِهِ لَهُ مَا رَأَىٰ وَإِنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ اِلاَّ ابْتَدَرُوا وُضُؤُّنَهُ وَكَادُوا يَقُتَتِلُونَ عَلَيْهِ وَلاَ يَبُصُقُ بِصَاقًا وَّ لاَ يَنْحَمُ نُحَامَةً إلاَّ تَلَقُّوٰهَا بَا كُفِّهِمُ فَدَلَكُوا بِهَا وُجُوٰهَهُمُ وَأَجُسَادَهُمُ وَلاَ تَسْقُطُ مِنْهُ شَعُرَةً إِلاَّ ابْتَدَرُوُهَا وَ إِنْ اَمَرَ بَامُر

"عروہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب قریش نے انہیں صلح حدیبیہ کے سال، نبی اکرم علیہ کی خدمت میں بھیجا، انہوں نے صحابہ سے نبی اکرم علیہ کی نے بناہ تعظیم دیکھی، انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم علیہ جب بھی وضو فرماتے تو صحابہ کرام وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے بے حد کوشش کرتے حتی کے قریب تھا

الْتَكَرُّوُا آمُرَهُ وَ إِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصُواتَهُمُ عِنْدَهُ مَا

يُحدُّونَ إِلَيْهِ النَّظْرَ تَعْظِيُمًا لَّهُ

کہ وضوکا پانی نہ طنے کے سبب لڑ پڑیں، اس نے دیکھا کہ نی اکرم اسے علیہ و بہن مبادک باناک مبادک کا پانی ڈالتے تو سحلبہ کرام اسے ہاتھوں میں لیتے ، اپنے چرے اور جسم پر ملتے اور آبر دیا ہے ، آپ کا کوئی بال جسدِ اطهر سے جدا نہیں ہو تا تھا گر اس کے حصول کے لئے جلدی کرتے ، جب آپ انہیں کوئی تھم دیتے تو فورا تھیل کے جلدی کرتے اور جب نی اکرم علیہ مقال فرماتے تو آپ کے سامنے آب تہ ہو لئے اور ازر او تعظیم آپ کی طرف آٹھ اٹھا کرند دیکھتے "۔ آبستہ یو لئے اور ازر او تعظیم آپ کی طرف آٹھ اٹھا کرند دیکھتے "۔ فلک اللی فریش قریش قریش آبی جئت کہ فلک مرخ اللہ مار آئیت ملک افی مگلک ہو اللہ مار آئیت ملک افی قوم قط مِثل مُحمد فی ملک ہو اللہ مار آئیت ملک افی قوم قط مِثل مُحمد فی فی اصحاب

"جب عرده بن مسعود قریش کے پاس دالیس محے توانمیں کما، اے قوم قریش! میں کمریٰ، قیصر اور نجاشی لینی شاہِ فارس، شاہِ روم اور شاہِ حبشہ کے پاس ان کی حکومت میں گیا ہوں، حدامیں نے ہر گز کوئی بادشاہ اپنی قوم میں اتنا محترم نہیں دیکھاجس قدر محمد علیہ اینا محترم نہیں دیکھاجس قدر محمد علیہ اینا محترم نہیں۔"

ایک روایت میں ہے:۔

إِنْ رَّا يُتُ مَلِكًا قَدُ تَعَظَّمَهُ أَصُحَابَهُ مَا تَعَظَّمَ مُحَمَّدًا أَصُحَابَهُ مَا تَعَظَّمَ مُحَمَّدًا أَصُحَابَهُ

"میں نے کبھی ایبابادشاہ نہیں دیکھاکہ اس کے ساتھیوں نے اس کی اس قدر تعظیم کی ہو جتنی محمد علی کے اصحاب نے آپ کی تعظیم کی ہے"۔

و فَدُ راَيُتُ قَوْمًا لاَّ يُسْلِمُونَهُ
" تحقيق ميں نے الى قوم و كيھى ہے جو كبھى بھى نبى اكر م عَلِيْكَةً كو
نہيں چھوڑیں گے اور ہمیشہ آپ كی تعظیم كرتے رہیں گے۔"
یہ بھى رولیات میں ہے :۔

لَمَّا اَذِنَتُ قُرِيْشٌ لِعُثْمَانَ رَضِى اللَّه تعالى عنه في الطَّوافِ بِالبَيْتِ حِيْنَ وَجَّهَ النَّبِي مُنَا اللَّهِ مَلَا فِي الْقَضِيَّةِ اللَّهِ مَلَا اللهِ مَلْ اللهِ مَلَا اللهِ مَلْ اللهِ مَلْ اللهِ اللهِ مَلْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

حضرت براء بن عازب رضى الله تعالى عند فرات بي :

لَقَدُ كُنُتُ أُرِيدُ أَنْ أَسُأَلَ رَسُولَ اللهِ مِثَلِيدٌ عَنِ الْمَمْ ِ

فَأُوْ حَرَّهُ سَنَتَيْنَ مِنُ هَيْبَتِهِ -

"مِن عِابِمَا قَاكَ كَى امر كِبارك مِن رسول الله عَلَيْقَ سه سوال كرول لَكِن آپ كى بيب ك سبب دوسال تك مؤخر كروينا قاله و بَلَغَ مُعَاوِيةَ أَنَّ كَابِسَ بُنَ رَبِيعَةَ شَبِيهُ رَسُولُ اللهِ وَبَلَغَ مُعَاوِيةَ أَنَّ كَابِسَ بُنَ رَبِيعَةَ شَبِيهُ رَسُولُ اللهِ وَبَلَغَ مُعَاوِيةً أَنَّ كَابِسَ بُنَ رَبِيعَةَ شَبِيهُ رَسُولُ اللهِ وَبَلَغَ فَلَمَّا دَحَلَ عَلَيْهِ مِنُ بَابِ الدَّارِ قَامَ عَنُ سَرِيرُهِ وَتَلَقَّاهُ وَ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَهُ وَ اقْطَعَهُ الْمِرْعَابَ لَشَبَهِهِ صَوْرَةً رَسُولُ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مِنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ الله

"حضرت امیر معاویه رضی الله تعالی عنه کواطلاع ملی که کابس بن ربیعه ، رسول الله علیه کے (صورة) مشابه بین پس جب حضرت کابس ، حضرت امیر معاویه کے گر کے دروازے سے داخل ہوئے تو حضرت امیر معاویه اپنے تخت سے اٹھ کھڑے ہوئے ، ان کا استقبال کیا، ان کی آنکھول کے در میان بوسه دیا اور انہیں مرغاب (ایک مقام) عنایت فرمادیا (یہ سب پچھ اس لئے تھاکہ) ان کی صورت نبی اکرم علی ہے۔ ساتی جلتی جلتی حلتی حلتی حقی ۔ "

اگراجلہ صحابہ کرام کی تعظیم اور اس بایر کت بارگاہ کے احرام میں مبالغہ کرنے اور ہرباب میں آواب کی رعایت کرنے کی روایات کا احاطہ کیا جائے توکلام طویل ہوجائے گا، تمام صحابہ کرام اس ذات کریم کو بہترین القاب، کمال تواضع اور مرتبہ ومقام کی انتائی رعایت سے خطاب کرتے سے اور ابتداء کلام میں صلاق معلام کے بعد فَدَیّتُك بابی و اُمّی میرے والدین آپ پر فدا ہوں، یا بِنَفُسیی میلام کے بعد فَدَیّتُك بابی و اُمّی میرے والدین آپ پر فدا ہوں، یا بِنَفُسیی

آنت یارسول الله یارسول الله! میری جان آپ پر شار ہے، جیسے کلمات استعال کرتے تھاور فیض صحبت کی فراوانی کے باوجود محبت کی شدت کے تقاضے کی بہا پر تعظیم و تو قیر میں کو تابی اور تنفیر کے مر تکب نہیں ہوتے تھے بائد ہمیشہ حضور سید الانام علیقے کی تعظیم واجلال میں اضافہ کرتے تھے۔ تابعین و تعظیم مصطفی علیقے :۔

اس طرح تابعین اور تع تابعین ، محلبہ کے آثار کی اقتداء اور ان کے انوار سے ابتداء کرتے تھے، حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب امام مالک ر منی اللہ عنہ کے سامنے نبی اکرم علیہ کاذکر کیا جاتا توان کے چرے کارنگ متغیر ہوجاتا اور ان کی پشت جھک جاتی، یمال تک کہ بیامران کے عشیول بر گرال گزرتا، ایک دن حاضرین نے امام الک سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں ہو چھا توانہوں نے فرمایا، جو کچھ میں نے ویکھاہے تم دیکھتے تو مجھ پراعتراض نہ کرتے، میں نے قاربوں کے سر دار حضرت محمد بن معدر کو دیکھاکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی مدیث یو چھی تووہ رور یتے یمال تک کہ مجھے ان کے حال پر دم آتا تھا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنه كود يكتا حالاتكه وه بهت خوش طبع اور خنده رُوته، جب نبي كريم علي كاذكر ان کے پاس کیاجاتا توان کارنگ زر دیرجاتا، میں نے انہیں بے وضونی اکرم علیہ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ایک عرصہ تک ان کے بال میری آمدورفت ربی، میں نے انہیں تین صفات کے علاوہ کی صفت پر نہیں دیکھایا تو نماز ادا كررب موت، ياخاموش رية، ياقرآن ياك كى الاوت كرت، بهى به فائده منتگونه کرتے،وہ خداترس،عبادت گزار علاء میں سے تھے۔

حضرت عبدالر حمٰن بن قاسم، نبی کریم علی کاذکر کرتے تو نبی اکرم علی کاذکر کرتے تو نبی اکرم علی کے بیب سے بول معلوم ہو تاکہ جیسے ان کاخون کھنے کیا گیا ہو اور ان کی ذبان خشک ہو جاتی، میں حضرت عامر بن عبداللہ کے پاس جاتا تو انہیں اس حال میں دیکھنا کہ جب ان کے پاس کوئی شخص نبی اکرم علی کا اسم گرامی لیتا تو وہ اتناروت کہ ان کی آئکھ میں کوئی آنسونہ رہ جاتا، میں نے حضرت زہری کو دیکھاوہ بہت ہی نرم مزان اور تمام لوگول سے زیادہ نزدیک شے جب ان کے سامنے نبی اگرم علی کا ذکر کیا جاتا تو وہ اس طرح ہو جاتے کہ گویاوہ تمہیں اور تم انہیں، نہیں پنچاتے۔ کوشرت صفوان بن سلیم جو بہت ہی عبادت گزار تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہو تا، جب ان کے پاس کوئی شخص نبی اکرم علی کا ذکر نثر یف خدمت میں حاضر ہو تا، جب ان کے پاس کوئی شخص نبی اکرم علی کاذکر نثر یف کر تا تو وہ رو دیتے اور انہیں رو تا کہ حب ان کے پاس سے اٹھ جاتے اور انہیں رو تا کہ دیتے۔

بیامام مالک کے کلام کار جمہے۔

نبی اکرم علی سے منسوب اشیاء کا صحابہ کی نظر میں احترام: صحابہ کرام، نبی اکرم علی کا اس قدرادب واحترام کرتے ہے کہ آپ کے رشتہ داروں، آپ کے سازو سامان، آپ کی منازل و عجالس میں مدینہ طیبہ و مکرمہ میں آپ کے کا شانمائے مبارک کی تعظیم کرتے، جس چیز کی آپ نے تعریف فرمائی یا جس چیز کی نبیت آپ کی طرف معروف ہوتی اس کی بھی تعظیم کرتے ہے۔ عضرت انس دضی اللہ تعالیاعنہ فرماتے ہیں:۔

لَقَدُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ مُثَلِيٌّ وَالْحَلاَّقُ يَحُلِقُهُ وَاطَافَ

و كَانَتُ شَعُرَاتٌ مِّنُ شَعُرِهِ مِثْلَمْ فِي قَلْنُسُوةِ خَالِدِ بُنِ الْوَلِيُدِ فَلَمْ يَشْهَدُ بِهَا قِتَالاً إلاَّ رُزِقَ النَّصُرَ .

"نبی اکر م علی کے چند بال، حضرت خالدین ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں تھے وہ اس ٹوپی کے ساتھ جس جنگ میں بھی گئے انہیں فتح و نصرت عطاکی گئی۔"

ہاں جب تابوت سکینہ جس میں آل حضرت موی وہارون علیہاالسلام کے تبرکات تھے، کی برکت سے بنی اسرائیل کو فتح و ظفر حاصل ہوتی تھی تواگر حضرت سید البشر علی کے مبارک بالوں کی بدولت سیرکت اور بیراثر بلحہ اس سے ہزار ہادر جہذا کد خیر ویرکت حاصل ہوجائے توکیا بحید ہے۔

و كَانَتُ فِي قَلْنُسُوةِ خَالِدِ بُنِ الْوَلِيُدِ شَعُرَاتٌ مِّنُ شَعُرِهِ وَكَانَتُ فِي قَلْنُسُوةٌ فِي بَعْضِ حُرُوبِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا شِدَّةٌ أَنْكُرَ عَلَيْهِ أَصُحَابُ النَّبِيِ مِن كَثُرَةٍ مَن قُتِلَ فِيها شِدَّةً أَنْكُرَ عَلَيْهِ أَصُحَابُ النَّبِي مِن كَثُرَةٍ مَن قُتِلَ فِيها فَقَالَ لَمُ أَكُن أَفْعَلُها بِسَبَبِ الْقَلْنُسُوةِ بَلُ مَا تَضَمَّنَهُ مِن شَعْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلُوةُ والسَّلام لِئلاً أَسُلَب بَرَكتها وتَقَعَ فِي أَيُدِي الْمُشْرِكِينَ.

"حفرت فالدین ولیدر منی الله تعالیاعنه کی ٹوپی میں نبی اکرم علیات کے چند بال تھے، ایک جنگ میں وہ ٹوپی اُڑ گئی، حضرت خالد اے اسے حاصل کرنے کے لئے انتا سخت حمله کیا کہ صحابہ کرام نے اس پرانکار کیا کیونکہ اس حملے میں بہت سے افراد شہید ہوگئے تھے۔

به أصُحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنُ تَقَعَ شَعُرَةٌ إِلاَّ فِي يَدِ رَجُلِ"حقيق من نے رسول اللہ عَلَيْ كود يكھا كہ حجام آپ كى حجامت بنار ہاتھا، صحابہ كرام آپ كے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے، وہ نہيں چاہتے تھے كہ آپ كے بال كى صحابہ كے ہاتھ كے علاوہ كميں واقع ہوں۔"

وَ رُئِىَ بُنُ عُمَرَ رضى الله تعالى عنهما واضِعًا يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ رَسُولِ اللهِ رَبِيلًا مِن المِنبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجُهِم.

"حفرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالے عنما کودیکھا گیا کہ انہوں نے نبی اکرم علی ہے بیٹھنے کی جگہ منبر پر ہاتھ رکھا پھر اسے اپنے چرے پر پھیر لیا۔

حفرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالے عنہ کی پیشانی میں بال تھے، جبوہ بیٹھ کرانہیں کھولتے توزمین تک پہنچ جاتے۔

فَقِيلَ لَهُ اَلاَ تَحُلِقُهَا فَقَالَ لَمُ اكُنُ بِالَّذِي اَحُلِقُهَا وَقَدُ مَسَّهَا رَسُولُ اللهِ شَلِيهِ مِيدِهِ

وَ فِيُ الصَّحِيُحِ عَنُ اَسُمَآءَ بُنَتِ اَبِي بَكُرٍ رضى الله تعالىٰ عنهما أَنَّهَآ اَخُرَجَتُ جُبَّةً طَيَالِسِيَّةً وَقَالَتُ كَانَ رَسُولُ الله بَلِّمُ يَلْبَسُهَا فَنَحُنُ نَغُسِلُهَا لِلْمَرْضَىٰ نَعُسِلُهَا لِلْمَرْضَىٰ نَعُسُلُهَا لِلْمَرْضَىٰ نَعُسِلُهَا لِلْمَرْضَىٰ نَعُسِلُهَا لِلْمَرْضَىٰ

(مسلم شریف، جلداول، ص ۱۹۰)
"حدیثِ صحیح میں حضرت اساء بنت او بحر صدیق رضی الله
تعالی عنماہے مروی ہے کہ انہوں نے طیالسی جبہ نکالااور فرمایا نبی
اکرم علیہ اسے زیب تن فرماتے تھے، ہم اسے پیماروں کے لئے
وھوتے ہیں اور اس سے شفاطلب کرتے ہیں۔"

حضرت قاضی ابد الفصل عیاض رضی الله تعالی عند نے اپنی سند سے روایت کیاہے کہ ابدالقاسم بن میمنون نے فرمایا ہمارے پاس نبی اکرم علیقے کا ایک پیالہ تھاہم پیماروں کے لئے اس میں پانی ڈالتے تھے پس اس سے شفاطلب کرتے تھے۔

آخذَ حَحُحَاهُ الْغِفَارِئُ قَضِيُبَ النَّبِيِّ مِنُ يَّدِ عُثُمَانَ وَ تَنَاوَلَهُ لِيَكُسِرَهُ عَلَى رُكَبَتِهِ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَآخَذَتُهُ الْأَكِلَةُ فَقَطَعَهَا وَمَاتَ قَبُلَ الْحَوُلِ.

" ججاہ غفاری نے نبی اکرم علیہ کا عصائے مبارک حضرت عثان غنی رضی اللہ تعالیا عنہ کے ہاتھ سے لیا تاکہ اسے اپنے گھنے پر رکھ کر توڑ دے تولوگوں نے بوی شدت سے اسے منع کیا کہ اسے مت توڑنا، اسی وقت اس کے گھنے پر ایک زخم پیدا ہو گیا، بعد

حفرت فالدنے فرمایا :۔

میں نے یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہیں کیا تھا بلحہ اس لیے کہ اس میں نبی اور معلقہ کے اس میں نبیں چاہتا تھا کہ ان کی ہر کت مجھ سے چھین لی جائیں۔
سے چھین لی جائے اور وہ بال مشرکوں کے ہاتھ لگ جائیں۔

اس سے معلوم ہوسکتاہے کہ جوشض نبی آکرم علی کے مبارک بالوں کی تعظیم نہیں کر تا(ا) اور ان کی تعظیم نہیں کر تا(ا) اور ان کی تعظیم کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور اس بے اوٹی سے اس کے دل میں کوئی خوف بیدا نہیں ہو تا اس کے دل میں نبی اکرم علی کی خوت نہیں ہے اگر چہ آپ کی محبت کا دعوید ار ہواور اس بے باکی کی تاویل میں لاف و گزاف سے کام لیتا ہو، جن لوگوں کے دلوں میں نبی اکرم علی کی محبت اور ایمان ہے، وہ آپ کے ایک بال مبارک کے مقابل تمام دنیا کوایک جو کی اہمیت نہیں دیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم سے مروی ہے کہ :۔

لَشَعُرَةٌ مِّنَهُ أَحَبُ اللَّهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
" نِي اكرم عَلِيْكُ كاليك بال جمين دنياد ما فيمات دياده محبوب --"
كسى شاعرن كيا خوب كما به:

اگرچہ دوست چیزے نمی خرد مارا بہ عالمے نفروشیم موئے از سر دوست "اگرچہ دوست ہمیں کسی چیز کے بدلے نہیں خرید تا، ہم اس کے ایک بال کو پوری دنیا کے عوض بھی فروخت نہیں کرتے۔"

<sup>(</sup>۱) (بیساکه مرزاجیرت دالوی نے "حیات طیبه "میں اسلیل دالوی کے بارے میں لکھاہے ۱ اشرف قاوری)

کی فرضیت اس حد تک ہے کہ حیوانات، خشک اور تر نباتات اور بے زبان جمادات، رسول اکرم علی کے خدمت میں سلام عرض کرتے اور سجدہ کرتے تھے اور محبت کی شدت کی بناپر گریہ وزاری کرتے تھے۔

عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ رضى الله تعالى عنهما قَالَ لَمُ يَكُنِ النَّبِي مُعَلِيهِ يَمُو بِحَجَرٍ وَلاَ شَحَرٍ إلاَّ سَحَدَلَهُ يَمُو بِحَجَرٍ وَلاَ شَحَرٍ إلاَّ سَحَدَلَهُ يَمُو بِحَجَرٍ وَلاَ شَحَرٍ إلاَّ سَحَدَلَهُ مَا تَعَلَيْهِ بَعْمَ عَبِد اللهُ رضى الله تعليا عنما فرمات بين كه ني اكرم عَلِيهِ جس بقريادر خت كي باس سے گزرت وه آپ كو سيده كرتاد"

عَنُ عَائِشَةَ عَنُهُ مُثَلِّمٌ قَالَ لَمَّا اسْتَقْبَلَنِي جِبْرَئِيْلُ عليه السَّلَمُ بِنَوْ عَنُهُ مِثَلِمٌ قَالَ لَمَّا اسْتَقْبَلَنِي جِبْرَئِيْلُ عليه السلام بِالرِّسَالَةِ جَعَلْتُ لاَ أَمُرُّ بِحَجْرٍ وَ لاَ شَحَرٍ إلاَّ قَالَ السلام بِالرِّسَالَةِ جَعَلْتُ لاَ أَمُرُّ بِحَجْرٍ وَ لاَ شَحَرٍ إلاَّ قَالَ السلام بِالرِّسَالَةِ جَعَلْتُ يَارَسُولُ اللهِ

حضرت ام المؤمنين عائشہ صديقہ رضى الله تعالى عنها سے روايت ہے كہ نبى اكرم علي نے فرماياجب جريل امين عليه السلام رسالت كے ساتھ ميرى طرف متوجہ ہوئے تو ميں جس پھريا در خت كے باس سے گزرتاء وہ كمتاالسلام عليك يارسول الله!"
فراقِ حضور ميں استن حنانه كه آهوذارى :

محجور کے تنے کا، نبی اکرم علیہ کی محبت میں رونا متواتر ہے اور اس کی حدیث مشہورہے:

قَالَ جَابِرُ بُنُ عَبُدِ اللَّهِ كَانَ الْمَسْحِدُ سَقُونُا عَلَى

اس باب میں احادیث و آثار بخرث ہیں(ا)،ان آثار صحیحہ اور نصوص صریحہ سے ثابت ہو گیا کہ جو چیز نبی اکرم علی ہے۔ نبیت کا شرف رکھتی ہے اور جو چیز آپ کے اعضاء اور قد مول سے میں ہو پچی ہے، اس کی تعظیم و تکریم تمام مسلمانوں پر، عوام ہوں یا خواص، واجب اور لازم ہے اور جو هخص ان اشیاء شریفہ کی تو ہین سے اپنی زبان آکودہ کرے یاان کی اہانت کی امداد پر طایا پوشیدہ، قول یا فعل سے کرے ،اس نے ایمان کو برباد کیا اور حسن اعتقاد کی جگہ ارتداد کو اپنے دل میں رکھا، چنانچہ بعض ملحون اور بے دین زندیق کتے ہیں کہ نبی اکرم علی کا ختان قدم اس لائق ہے کہ اس نے ایمان کو برباد کیا جائے گئی ہر کس ونا کس اس پرپاؤں رکھے، یا کتے ہیں لائق ہے کہ اس نی باکرم علی کے بین کہ اور اگر آپ لائق ہے کہ اس میں نبی اکرم علی کے کا نبی اور اگر آپ کے فعلین مبارک مل جائیں تو انہیں پاؤں میں پہن لیں، نحوذ باللہ تعالے من ذلک! یہ کفر، الحاد، بے ایمانی لور ارتداد ہے، اس سے اور اس جیسے دیگر مہلکات سے اللہ یہ کی ناہ عطافر ہائے۔

جس طرح ان تمام اشیاء کی تعظیم واجب اور فرض ہے ای طرح حضور عین علیہ داروں اور س بہ کرام کی تعظیم بلاشک و شبہ بطریق اولی فرض عین ہے، چونکہ مبسوط کتابیں ان عقائد اور مقاصد پر مشتل ہیں اس لئے اس فتویٰ میں طوالت اور تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ سنگ و شجر کی سلامی :۔

سر در کا نئات، فخر موجودات علی کی محبت اور تعظیم کا وجوب اور اس

<sup>(</sup>۱) (تفصیل کے لئے دیکھتے "بر القال فی استحسان تبلتہ الا جلال "از امام احمد رضایر یلوی قدس سرہ)

گیا، نبی اکرم علی اس کے پاس تشریف لائے اور اپنادست کرم اس پرر کھا تووہ چپ ہو گیا۔"

وَزَادَ غَيْرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمْ إِنَّ هَٰذَا بَكَىٰ لِمَا فَقَدَ مِنَ

الذِّكْرِ

"مطلب کے علاوہ رادی نے اس حدیث میں اضافہ کیا کہ نبی اگرم علی نے فرمایا یہ تااس لئے رویا ہے کہ یہ ذکر سے محروم ہوگیا ہے۔"

وَزَادَ غَيْرُهُ وَالَّذِى نَفُسِى بِيدِهِ لَو لَمُ الْتَزِمُهُ لَمُ يَزَلُ اللهِ عَيْلَةِ مِنْ اللهِ عَلَيْقَ إلىٰ يَوْمِ القِيْمَةِ تَحَرُّمًا عَلَى رَسُولِ اللهِ عَيْقَةِ -"ايك اور راوى في اس حديث مِن اضافه كياكه ني اكرم عَيْلَةً

"ایک اور راوی نے اس حدیث یں اضافہ لیا کہ باہ ترم عصف نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں اس سے کو آغوش میں نہ لیتا تو وہ رسول خدا علیہ ہے۔ اگر میں اس سے کو آغوش میں نہ لیتا تو وہ رسول خدا علیہ ہے۔ اگر میں قیامت تک رو تار ہتا۔"

وَذَكَرَ الْإِسْفِرَائِنِي إِنَّ النَّبِي وَيَنْ َ دَعَاهُ اللَّى نَفُسِهِ فَحَآءَهُ يَحُرِقُ الْأَرُضَ فَالْتَزَمَةُ ثُمَّ آمَرَهُ فَعَادَ اللَّى مَكَانِهِ۔ "استاذاسفرائن نے بیان کیا کہ نبی کریم علی نے ناس سے کو اپی طرف بلایا وہ زمین کو چیر تا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا، نبی اکرم علی نے نے اسے آغوش میں لیا پھر فرمایاوالی جا تو حُذُوع نَحُلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ مِلْكُمْ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى حَدُوعٍ نَحُلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ مِلْكُمْ اِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى حَدُعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صَنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْلِكَ الْحَلْمِ عَنَا لِللَّالِكَ الْحَلْمِ عَنَا لِللَّالِكَ الْحَلْمِ عَنَا لِللَّهِ الْعِشَارِ لَهُ عَنَا لِللَّالِكَ الْعَشَارِ لَهُ عَنَا لِللَّهُ الْمُنْ الْعَلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ الْمُعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَلِّلُهُ اللَّلْمُ الْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلِمُ اللْمُعُلِمُ اللللْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَمُ الْمُلْعُلِمُ الللْمُلِمُ اللَّهُ اللْمُلْعُلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُلِمُ اللَّهُ اللللْمُلْمُ اللَّهُ اللْمُلْمُ الللْمُلْمُو

"حضرت جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما فرماتے ہيں كه مسجد نبوى كى چھت كھجور كے تنول پر بنائى گئى تھى، نبى اكرم عليات بحب خطبه فرماتے توان ميں سے ایک كے پاس كھڑے ہوتے، جب آپ كے لئے منبر بنایا گیا تو ہم نے اس سے سے حاملہ او نشيوں يا چھوٹے جو ل والى او نشيوں جيسى آواز سنى۔"

وَفِيُ رِوَايَةِ أَنَسٍ رضى الله تعالىٰ عنه حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسُجِدُ لِحُوارِهِ

"حفرت انس رضی الله تعالے عنه کی روایت میں ہے که (وہ ستون اتنی شدت ہے رویا کہ )اس کی آواز ہے معجد گونج اکھی۔" وَفِی رُوایَةِ سُهُیْلٍ و کُثُر بُکاءُ النَّاسِ لِما رَاوا به۔ "حفرت سهیل کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرام اس ستون کی حالت دیکھ کر بہت روئے۔"

وَفِي رُوايَةِ المُطَّلَبِ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ حَتَّى جَآءَ النَّبِي رَائِشَقَ حَتَّى جَآءَ النَّبِي رَبِّنَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَتَ

" حضرت مطلب کی روایت میں ہے وہ تناس قدر رویا کہ بھٹ

وها پی جگه واپس چلا گیا۔"

فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا بَكَىٰ وَقَالَ يَاعِبَادَاللَّهِ الْحَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى رَسُولِ اللّهِ شَلِيْ شُوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ فَانْتُمُ اَحَقُّ اَنْ تَشْتَاقُو ٓ إِلَى لِقَآئِهِ۔

"حضرت حسن بصری رضی الله تعالے عنہ جب بیہ واقعہ بیان کرتے تورو پڑتے اور فرماتے اے بعد گانِ خدا! محجور کا تنانی اکرم علیہ کی خدمت میں آپ کی محبت کے سبب رو تا تھا کیونکہ آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا کرتے تھے، تم اس امر کے زیادہ مستحق ہو کہ آپ علیہ کے دیدار کا شوق رکھو۔"

ان آثار ہے کہ بڑی مقدار میں سے چند بلعہ بزار میں سے ایک کی حیثیت رکھتے ہیں، معلوم کیا جاسکتا ہے کہ سیدالانام علیہ کااحرام اور اعزازاللہ تعالیہ نقالے نام مخلوق پر فرض فرمایا ہے، در ختول، پھر ول، اور حیوانات کا سجدہ بو بہت کی احادیث سے ثابت ہے، سجدہ تعظیم تھا، نہ کہ سجدہ عبادت کیونکہ نبی اکرم علیہ معبود نہیں ہیں، یہ سجدہ اس طرح تھاجس طرح فر شتول نے حضرت اگرم علیہ السلام کویا حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائیول نے انہیں آدم علیہ السلام کویا حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائیول نے انہیں سجدہ کیا تھا، پس جولوگ نبی اکرم علیہ کی تعظیم و تکریم میں کو شش نہیں کرتے یا دیدہ و دانستہ اس فتم کی نصوص سے چشم پوشی کرتے ہیں یا نبی اکرم علیہ ہوتی میت نہیں رکھتے اور آپ کے شوق کے سبب ان کے دلول میں رفت پیدا نہیں ہوتی، بدنبان حیوانات اور پھرول اور خشک لکڑیول سے گئے گزرے ہیں۔

صحابہ و تابعین کے پیروکار مخلص مومنوں کی شان یہ ہے کہ مباح چیزوں اور فقس کی خواہشوں میں بھی نی اگر م علیہ کی مجت کی رعایت کرتے ہیں اور جو چیز آپ کو پہند تھی نقاضائے محبت کی ہنا پر اسے پہندر کھتے ہیں، ثرید (شوربے میں ڈالے ہوئے روٹی کے فکروں کو )اور کدو کو بہترین طعام شاد کرتے ہیں۔

موئے روٹی کے فکروں کو )اور کدو کو بہترین طعام شاد کرتے ہیں۔

میں رحمت علیہ ا

جو شخص نی اکرم علی کے بہترین شاک و خصائل، اخلاق حمیدہ،
عادات شریفہ، بے شارانعامات، ہزاروں احسانوں اور رحمت ورافت کی فراوانی میں
غور کرے وہ معلوم کر سکتا ہے کہ ہم گئہ گار، سیہ کارجو ہر قتم کے گناہ اور سیہ کاری
کاار تکاب کر چکے ہیں اور کرتے ہیں پھر بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے قبر وغضب سے
محفوظ ہیں، گناہوں اور جرائم کے ار تکاب کے سبب عذاب کے مستحق ہوتے
ہوئے بھی امن میں ہیں حالانکہ پہلی امتوں کو زمین میں دھندویا گیاان کی شکلیں
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ کئی طرح کے عذاب نازل
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ کئی طرح کے عذاب نازل
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ کئی طرح کے عذاب نازل
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ کئی طرح کے عذاب نازل
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ کئی طرح کے عذاب نازل
مرح کردی گئیں، ان پر پھر بر سائے گئے، اس کے علاوہ گئی طرح کے عذاب نازل
مرح کے گئے اور انہیں ہلاک کیا گیا، یہ صدقہ ہے، رحمت عالم علیہ کااور آپ کی مقبول
د عالی پر کت ہے کہ ہم امن میں ہیں، جو اس حقیقت کاانکار کرتا ہے اور اس کے قبول کرنے ہے گریز کرتا ہے وہ کافر نعمت (ناشکرا) اور معرد حمت ہے۔

اتباعِ رسول، نقاضائے محبت ہے:۔

یہ بھی جانا چاہئے کہ نبی اکرم علیہ کی کامل ترین محبت ہیہ ہے کہ اوامر، نوابی اور سنن میں بندول سے آپ کی اطاعت کو لازم پکڑا جائے، پس جو مخص تمام امور میں صدق اور اخلاق کے ساتھ آپ کی اطاعت اور پیردی کرتا

### یہ بھی مروی ہے کہ:

إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ عَلَيْ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُولَ اللهِ ؟قَالَ مَآلَى اللهِ ؟قَالَ مَآ اَعُدَدُتُ لَهَا مِنُ كَثُرَةِ اللهِ ؟قَالَ مَآ اَعُدَدُتُ لَهَا مِنُ كَثُرَةِ صَلُوةٍ وَلاَ صَوْمٍ وَلاَ صَدَقَةٍ وَلكِنِينَى أُحِبُ الله وَرَسُولُهُ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنُ اَحْبَبُتَ.

"ایک صحافی بادگاہِ رسالت میں حاضر ہوااور عرض کی یار سول الله

! قیامت کب ہے ؟ نبی اکر م علی ہے نے فرمایا تونے اس کے لئے
کیا تیار کیا ہے ؟ اس نے کہا میں نے اس کے لئے بہت
نمازیں، روزے اور صدقے تیار نہیں کے لیکن میں اللہ تعالے اور
اس کے رسول علی ہے محبت رکھتا ہول، آپ نے فرمایا تواپئے
محبوب کے ساتھ ہوگا۔"

جو شخص بظاہر نماز پڑھتاہے، روزہ رکھتاہے اور پر ہیزگارہے اور باطن نی اکرم علیہ کی عجب سے خالی ہے اور آپ کی تعظیم شان اور تکریم میں کو تاہی کا مر تکب ہے وہ مومن نہیں ہے جیسے کہ اہل شام کے لشکر نے، میدانِ کرب وبلا میں ام اہلِ اسلام سید ناامام حسین علی جدہ علیہ السلام سے ناخی الجھ کر حضر ت امام کا خون بہایا اور اپنے ایمان کی آبر و ضائع کر کے اپنے سر پر ذلت ور سوائی کی خاک ڈائی اور بد ترین کفار اور اشقیاءِ اہل نار میں سے ہوئے بظاہر مسلمانوں کی علامتیں رکھتے تھے لیکن ان کے دلوں میں نبی اکرم عیالیہ تھے اور ظاہری اتباع سے باہر قدم نہ رکھتے تھے لیکن ان کے دلوں میں نبی اکرم عیالیہ

ہاں کی محبت کامل ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت اور پیروی میں کو تاہی روا
رکھتاہے،اس کی محبت نا قص ہے لیکن اس سے آپ کی محبت کی نفی نہیں کی جاسکتی
کیونکہ نافرمانی کاار تکاب ایمان اور اسلام سے خارج نہیں کر تاحتی کہ گنگاروں
سے نبی اگر م علیہ کی محبت کی نفی درست ہو کیونکہ نبی اگر م علیہ کی محبت کے
بغیر ایمان متصور نہیں ہے اور گنا ہگار اور کبائر کے مر تکب بلاشبہ ایما ندار ہیں جیسے
کہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کی کتابوں میں نہ کور اور ثابت ہے،اگر یہ مومن نہ
ہوں تو حضور علیہ کی شفاعت کے مستحق نہیں ہوں گے۔ حالا نکہ حضور علیہ کے
نے فرمایاہے کہ:

شفاعتی لِاَهُلِ الْکَبَائِرِ مِنُ اُمَّتِی مُن اُمَّتِی "
"میری شفاعت، میرے ان انتیال کے لئے ہوگی جو کبائر کے مر تکب ہوں گے۔"
مر تکب ہوں گے۔"
پیر بھی فرمایا کہ:

و لکوِّها لِلمُذُنبِینَ الْخَطَّائِینَ
"لیکن شفاعت آن کے لئے ہوگی جو بہت ہی گنگار ہو نگے"

نیز نبی آکر م علی ہے سے الی پر شر اب پینے کی حد جاری فرمائی۔ بعض
صحابہ نے ان پر لعنت کی اور کہا کہ شر اب نوشی کی کثرت کا سبب کیا ہے۔
حضور علی ہے نے فرمایا:

لاَ تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهِ وَرَسُولَهُ "اس برلعنت نه كروكيونكه وه الله تعالى اوراس كرسول سے محبت ركھتاہے -"

ک محبت ہر گزنہ تھی درندان ہے آپ کے اہل بیت پر ایباظلم کیسے صادر ہو تا۔ بے حب مصطفیٰ علیہ ، انتاع معتبر نہیں:۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نبی اکر م علیہ کی طاہری پیروی کا سبب
آپ کی کامل محبت میں منحصر نہیں ہے بلعہ بہت دفعہ آپ کی اطاعت اور پیروی میں دوسری اغراض دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ظاہری تقوی اور صوری نیکی کے اختیار کرنے کا سبب بن جاتی ہیں، بعض لوگ کے سر میں شہرت، عزت اور عامة الناس کی راہبری الیے بلند مقام کی ہوس ساجاتی ہے اور اس حیلہ سازی سے یہ مرا دپوری ہوجاتی ہے، بے ریا محب اور باصفا مخلص دنیا میں بہت کم ہیں، محبت کے دپوری ہوجاتی ہے، بے ریا محب اور باصفا مخلص دنیا میں بہت کم ہیں، محبت کے فیہ کورہ آثار (طاہری تقوی اور پر ہیزگاری) محبان مخلص کے امتحان کے لئے کہور نہیں بن سکتے، اگروہ آثار (اطاعت و فرمانبرداری) کسی شخص میں بے تکلف پائے جائیں تووہ محب صادق ہے ور نہ ریا کارو منافق ہے۔

پائے جائیں تووہ محب صادق ہے ور نہ ریا کارو منافق ہے۔

جببارگاہ ایزدی کے مقربین کے سر دار علیہ کی تعظیم کا پکھ حال تحریر ہوچکا تواب سید الخلق علیہ کی شان میں تخفیف کرنے والے کا حال سنے! شرح و قامیہ پر علامہ چلی کے حواشی میں ہے:۔

قَدِ احْتَمَعَتِ الأُمَّةُ عَلَىٰ اَنَّ الْاِسْتِخْفَافَ بِنَبِيِّنَا ﷺ وَبَاكِنَ وَبَاكِمْ وَبَاكِمْ فَعَلَهُ فَاعِلُ وَبَاكِ نَبِيٍّ مِّنَ الْمَانِبِيَآءِ كَانَ كُفُرًا سَوَآءٌ فَعَلَهُ فَاعِلُ ذَلِكَ اسْتِحُلاًلاً اَمُ فَعَلَهُ مُعْتَقِدًا لِحُرُمَتِهِ وَلَيْسَ بَيْنَ ذَلِكَ اسْتِحُلاًلاً اَمُ فَعَلَهُ مُعْتَقِدًا لِحُرُمَتِهِ وَلَيْسَ بَيْنَ

الْعُلَمَآءِ خِلاَفٌ فِي ذَٰلِكَ وَ الَّذِيُنَ نَقَلُوا الْاِحُمَاعَ فِيُهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحُصلي\_

"بے شک تمام امت کااس پر انقاق ہے کہ نبی اکر میاسی اور نبی علی کا تخفیف شان کفر ہے عام ازیں کہ تخفیف کرنے والااسے حلال جانتا ہویا حرام ، اس مسئلہ میں علاء کا کوئی اختلاف نہیں ہے اس مسكله يراجماع نقل كرنے والے حد شارسے باہر ہيں۔" قَالَ الْقَاضِيُ فِي الشِّفَآءِ إِنَّ جَمِيْعَ مِنْ سَبَّ النَّبِيَّ وَاللَّهِ عَلَمْ اللَّهِيُّ وَاللَّهُ أَوْعَابَهُ أَوْ ٱلْحَقَ بِهِ نَقُصًا فِي نَفُسِهِ أَوْ نَسَبِهِ أَوْدِينِهِ أَوْ خَصْلَةٍ مِّنُ خِصَالِهِ أَوْ عَرَّضَ بِهِ أَوْ شَبَّهَةً بِشَيْءٍ عَلَى طَرِيْقِ السَّبِّ أَوِ الْإِزُرَآءِ عَلَيْهِ أَوِ التَّصْغِيْرِ لِشَانِهِ أَو الغَضّ مِنْهُ أَو الْعَيْبِ لَهُ فَهُوَ سَابٌ لَّهُ وَحُكُمُهُ حُكُمُ السَّابِّ يُقْتَلُ كَمَا نُبَيِّنُهُ إِنْ شَآءَ اللَّهُ وَلاَ نَسُتَثُنِيُ فَصُلاً مِّنُ فُصُول هٰذَا البَابِ عَلَىٰ هٰذَا الْمَقْصَدِ وَلاَ نَمُتَرِى فِيُهِ تَصُرِيُحًا كَانَ أَوْ تَلُويُحًا.

"حضرت قاضی عیاض رضی اللہ تعالے عنہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم علیہ کو گالی دے یا عیب لگائے آپ کی ذات شریف یا آپ کے دنیں یا آپ کی کسی خصلت کی طرف تعریض کی نسبت کرے یا آپ کی طرف تعریض

کرے (اشارة عیب جوئی کرے) یا آپ کو کسی شے سے گائی یا تو بین یا شان کی کی کرنے یا آپ سے چشم پوشی کرنے یا عیب لگانے کے طور پر تشبیہ دیے تو وہ نبی کریم علی کے گائی دینے والا ہے، اس کا عکم وہی ہے جو آپ کو گائی دینے والے کا حکم ہے لیعنی اسے قتل کیا جائے گا جیسے کہ ہم بیان کریں گے، اس مقصد (قتل کرنے) سے ہم کسی قتم استثناء نہیں کرتے اور نہ ہم اس میں شک کرتے ہیں خواہ صراحة ہویا اشارة۔ "

وَكَذَلِكَ مَن لَّعَنَهُ أَوُ دَعَا عَلَيُهِ أَوُ تَمَنَّى مَضَرَّةً لَّهُ أَوُ نَسَبَ اللَّهِ مَا لاَ يِلِيُقُ بِمَنْصَبِهِ عَلَى طَرِيُقِ الذَّمِّ اَوُ عَبُثٍ فِي جَهَتِهِ الْعَزِيْزِ بِسَحُفٍ مِنَ الْكَلاَمِ وَ هُحُرٍ وَ مُنْكَرٍ فِي جَهَتِهِ الْعَزِيْزِ بِسَحُفٍ مِنَ الْكَلاَمِ وَ هُحُرٍ وَ مُنْكَرٍ مِنَ الْلَامَ مِنَ الْلَاهِ مِنَ الْقَوْلِ وَزُورٍ أَوْ عَيَّرَهُ بِشَيْءٍ مَّا حَرَىٰ مِنَ الْبَلاَءِ وَالْمِحْنَةِ عَلَيْهِ اَوْ عَمَصَةً بِبَعْضِ الْعَوَارِضِ الْبَشَرِيَّةِ الْحَائِزةِ عَلَيْهِ الْمَعْهُودُةِ لَدَيْهِ

"ای طرح وہ شخص کہ نبی اکرم علیہ کی طرف لعنت کی نسبت کرے یا آپ کے لئے بد دعا کرے یا آپ کے نقصان کی آرزو کرے یا آپ کی طرف ایسی چیز کی نسبت کرے جو آپ کے شایان شمان نہیں ہے بطور ندمت یا آپ کی جانب عزیز سے کھیلتے ہوئے ملکے کلام یا ججویا جھوٹے کلام سے یا آپ کو عیب لگائے اس آزمائش اور مشقت کی بنا پر جو آپ پر گزری یا آپ کو عیب لگائے بعض ان

عوارض بخريس جوآپ كے لئے جائزاور معلوم تھے۔" وَهٰذَا كُلُّهُ اِجُمَاعٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ وَاَئِمَّةِ الْفَتُوىٰ مِنَ الْمُحْتَهِدِيُنَ مِنُ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ رَضَى الله تعالىٰ عنهم إلى هَلُمَّ جَرًّا۔

"بیہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنهم کے زمانہ ہے اس وقت تک کے تمام علاء اور ائمکہ فتوے کا اجماعی فیصلہ ہے۔" بیہ بھی شفاء شریف میں ہے:۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بُنُ سُحُنُونِ آجُمَعَ الْعُلَمَآءِ عَلَى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ مِلْكُمُّ وَ الْمُنْتَقِصَ لَهُ كَافِرٌ وَ الْوَعِيدُ حَارٍ عَلَيْهِ النَّبِيِّ مِلْكُمُ وَ الْمُنْتَقِصَ لَهُ كَافِرٌ وَ الْوَعِيدُ حَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ تَعَالَىٰ لَهُ وَحُكُمهٔ عِنْدَ اللَّمَّةِ الْقَتُلُ وَمَنُ سَكَ فَي كُفُرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدُ كَفَرَد

"حضرت محمد من سحون نے فرمایا علاء کااس پر اتفاق ہے کہ نبی
اکر م علیہ کو گالی دینے والا اور آپ کی تنقیص شان کرنے والا
کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید اس پر جاری ہے اور
امت یعنی تمام ائمہ کے نزدیک اس کا تھم قتل ہے اور جو شخص
اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"
شفاء شریف اور حواشی چلی میں ہے:۔

قَالَ ابْنُ عَتَّابٍ ٱلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ مُوْجبَانِ اَنَّ مَنُ قَصَدَ

النَّبِيَّ مُّكُمُ بِاَذًى أَو نَقُصٍ مُعَرِّضًا أَو مُصَرِّحًا وَإِنْ قَلَّ فَلَّ فَقَتُلُهُ وَاحِبٌ.

"حضرت ابن عماب فرماتے ہیں کہ تحقیق قر آن و حدیث اس امر کو واجب کرتے ہیں کہ جو شخص نبی اکر م علیق کو اذیت دے یا آپ کی تنقیص شان کا ارادہ کرہے، تعریفناً ہویا تصریحاً،اگر چہ قلیل ہو،اس کا قبل واجب ہے۔"

خواشی چلبی میں ہے:۔

وَاعُلَمُ أَنَّ الْمُتَقَرَّرَ مِنُ تَتَبُّعِ الْمُعُتَيرَاتِ أَنَّ الْمُحْتَارَ أَنَّ مَنُ صَدَرَ مِنْهُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَحْفِيُفِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِعَمَدٍ مَنُ صَدَرَ مِنْهُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَحْفِيُفِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِعَمَدٍ وَقَصَدٍ مِّنُ عَآمَةِ الْمُسُلِمِينَ يَحِبُ قَتْلَهُ وَلاَ تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ بِمَعْنَى الْحَلاصِ عَنِ الْقَتُلِ وَإِنْ أَتَى بِكَلِمَتَى الشَّهَادَةِ بِمَعْنَى الْحَلاصِ عَنِ الْقَتُلِ وَإِنْ أَتَى بِكَلِمَتَى الشَّهَادَةِ وَالرُّجُوعُ وَالتَّوبَةِ لَكِنُ لُومَاتَ بَعُدَ التَّوبَةِ أَو قُتِلَ حَدًّا وَالرُّجُوعُ وَالتَّوبَةِ أَو قُتِلَ حَدًّا مَاتَ مِيْتَةَ الْإِسُلامِ فِي غُسُلِهِ وَصَلوتِهِ وَدَفْنِهِ.

"معتبر کاوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فد ہب مخاریہ ہے کہ عامة المسلمین میں سے جس شخص سے قصد الور ارادة الیا کلام صادر ہواجو نبی اکرم علیہ کی تخفیف شان پر دلالت کرتا ہو اس کا قتل واجب ہے اور اس کی توبہ بایں معنی مقبول نہیں ہے کہ وہ قتل سے جائے اگر چہ وہ شمادت کے دو کلے پڑھے اور اس

جرم عظیم سے توبہ کرے لیکن اگر دہ توبہ کے بعد مرجائے یااس جرم کل سزامیں قتل کر دیا جائے تو اس کی موت اہل اسلام کی طرح ہوگا، عنسل، نماز جنازہ اور دفن میں لینی تجییزہ تکفین اور نماز جنازہ میں اس کا حکم تمام مسلمانوں کی طرح ہوگا اور اگر معاذ اللہ توبہ سے پہلے مرگیا تو کا فرمر ااور اس کے ساتھ اہل اسلام والا معالمہ نہیں کیا جائے گا۔"

بلااراده تنقيص كامر تكب كاحكم:

جانا جانا جائے کہ اس قائل نے قصد آنی اکرم علیہ کی تخفیف شان کی ہے اور اپنا ایمان برباد کیا ہے۔جو شخص اس بڑے جرم کا قصد آمر تکب نہ ہوا ہوبلے کہ اور سبب سے یہ عظیم جرم اس سے سر ذر ہوا ہواس کے حال کا بیان اگر چہ ہماری گفتگو سے متعلق نہیں ہے تاہم جمیل بیان کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حال کھی ذکر کر دیا جائے للذاسنے!

شفاء شریف اور حواثی چلی میں ہے:۔

وَالْوَجُهُ النَّانِيُ لاَحِقَ بِهِ فِي الْبَيَانِ وَالْجِلاَءِ وَهُو اَنُ يَكُونَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِي جِهِبَهِ عَلَيْهِ الصَّلُوةُ وَالسَّلاَمُ عَيْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْإِزْرَآءِ وَلاَ مُعْتَقِدٍ لَّهُ لَا اللَّهِ وَالْمُورِ مِن بَهِي وَ الْإِزْرَآءِ وَلاَ مُعْتَقِدٍ لَّهُ لَا اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللللَّةُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

لعنت یا تکذیب یا گالی یا ناروا چیز کی نسبت کی یاایسی چیز کی نفی کی که آپ کے لئے ضروری ہے وغیرہ ڈالک، کہ آپ کے حق میں نقص ہیں مثلاً آپ کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کی یا تبلیخ احکام یا لوگول کے در میان فیصلہ کرنے میں مدامت (لحاظ) کی نسبت کی یا حضور علی کے مقام، شرف نسب، فراوانی علم یاز ہدمیں کی کی یا آپ کی خبر کی تردید کے ارادے سے ان امور کی تکذیب کی جو آپ سے مشہور اور متوار ہیں یا حضور علیہ کی طرف کم عقلی یا مُے کلام یاکی فتم کی گالی ك نبت كرے اگر چه اس كے حال ے ظاہر ہو کہ اس نے آپ کی قرمت یا آپ کو گالی دینے کاارادہ نيس كيابلحه يا توجمالت في الصال كلام پررا المخته كيا إي چینی یا نشے نے اسے ابھار اسے یا زبان کے صبط اور اس کی حفاظت کی کی اوراس کلام میں جلدی اور بے باکی کی بنا پر کمہ گیاہے۔" فَحُكُمُ هَٰذَا الْوَحَهِ خُكُمُ الْوَحَهِ الْأَوَّلِ الْقَتْلُ دُونَ لعثم إِذُ لاَ يُعَذَّرُ أَحَدُّ فِي الْكُفُرِ بِالحِهَالَةِ وَلاَ بِدَعُولِي زَلَلِ اللِّسَان وَلاَ شَيْءٍ مِمَّاذَكَرِيَاهُ إِذَا كَانَ عَقُلُهُ فِي فِطرَتِهِ سَلِيُمًا إلاَّ من أكره وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌ بِالْإِيْمَانِ "پس دجہ ٹانی کا تھم وہی ہے جو وجہ اول کا تھم ہے اسے بغیر کسی تاخیر کے قتل کردیں کیونکہ جب پیدائش طور پر کسی کی عقل درست ہو تو کسی شخص اور توبین کا نمیں ہے اور نہ ہی وہ اس کلام کے مضمون کا عقیدہ رکھتاہے۔"

وَلَكِنَّهَا تَكَلَّمَ فِي جَهَتِهِ عَلَيْهِ الصَّلُوةُ وَ السَّلاَمُ بِكَلِمَةِ الْكُفُرِ مِنْ لَّعُنِهِ أَوُ سَمِّهِ أَوْ تَكُلِّيبِهِ أَوْ إِضَافَةِ مَا لاَ يَحُوزُ عَلَيْهِ أَوْ نَفِي مَا يَحِبُ لَهُ مِمَّا هُوَ فِي حَقِّهِ عَلَيْهِ الصَّلُوةُ وَالسَّلاَمُ نَقِيُصَةً مِثْلُ أَنْ يُّنْسُبَ إِلَيْهِ إِتِّيَانَ كَبِيْرَةٍ أَوْ مُدَاهَنَةٍ فِي تَبْلِيغِ الرِّسالَةِ أَوُ فِي حُكْمٍ م بَيْنَ النَّاسِ أَوُ يَغُضَّ مِنُ مَّرُتَبَيِّهِ أَوْ شَرُفِ نَسَبِهِ أَوْ وَقُورٍ عِلْمِهِ أَوْ زُهُدِهِ أَوْ يُكَذِّب بِمَا اشْتَهَرَبِهِ مِنْ أُمُورِ أَحْبَرَ بِهَا عَلَيْهِ الصَّلُوةُ وَالسَّلامِ وَتَوَاتَرَ الْحَبَرُ بِهَا عَنْهُ عَنْ قَصْدٍ لِرَدِّ حَبَرِهِ أَوْ يَأْتِيَ بِسَفُهِ مِّنَ الْقُولِ أَوْ بِقَبِيْح مِّنَ الْكَلاَم وَلُوُ بِاشَارَةٍ وَّنْوُع مِّنَ السَّبِّ فِي حِهَتِهِ وَإِنْ ظَهَرَ بِدَلِيُلِ حَالِهِ أَنَّهُ لَمُ يَتَعَمَّدُ ذَمَّةً وَلَمُ يَقُصُدُ سَبَّهُ إِمَّا الحهالةُ حَمَلَهُ عَلَى مَاقَالَهُ أَوُ بِضَحُرِ أَوُ بِسُكُرِ أَوْ قِلَّةٍ مُرَاقَبَتِهِ وَصَبُطٍ لِلسَّانِهِ وَعَحُرَفَةٍ وَّ تَهَوُّر فِي كَلاَمِهِ. "لیکن اس نے نی اگرم سی کے بارے میں کلم یک کفر کما یعنی

كيلے كفر كے معاملہ ميں جمالت يازبان كى لغرش ياشياء مذكوره (ب چينى يا نشه وغیرہ) کو عذر قرار نہیں دیا جائیگا سوائے اس شخص کے جے مجبور کیا گیا ہواور اس كادل ايمان ير مطمئن هو\_"

اگر کوئی سجاکلام نبی اگرم شیشتی کی تنقیص شان پر دلالت کر تا ہو تواس کا قائل کا فرہو جائے گا چنانچہ علاء اس پر انفاق ہے کہ جو شخص عوار ض بحر یہ سے نبی اكرم علي كا تخفيف شان كرے ، كافر موجائے كا حالا ككه وہ عوارض بشريه آپ کے لئے جائز اور معلوم ہیں اسی لئے علماء نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ دیاہے جو نبی اکرم علی کو حضرت علی رضی الله تعالے عنہ کے خسرے تعبیر کرے آپ کی تخفیف شان کاار اده کرے جیسا کہ کتب فقہ میں ند کورہے اس مسللہ کی جزئیات حدو حساب سے خارج ہیں، جو کچھ ہم نے بیان کیاو ہی کافی ہے۔

اعتراض :\_ کتب عقائد میں فدکورہے کہ المسنت کے محققین کے نزدیک اہل قبلہ ی تکفیر ممنوع ہے، پس اہل قبلہ میں سے جو شخص تنقیص شان کی قباحت کا مر تکب ہوا ہواس کے کفر کا تھم کس طرح لگایا جاسکتاہے؟ کتب عقائد میں جومذ کورہے کہ :۔ وَلاَ نُكَفِّرُ أَحَدًا مِّنُ أَهُلِ الْقِبُلَةِ "ہم اہل قبلہ میں کسی کی تکفیر نہیں کرتے" قاعدہ کلیہ نہیں ہے بلعہ ان اہل قبلہ کے ساتھ مخصوص ہے جو ضروریات دین (وه امور جو دین میں بدیمی اور یقینی طور پر معلوم ہوں) کا انکار نہ

كرتے ہول اور ان سے كفركى كوئى علامت اور كفر كاكوئى سبب صادر نہ ہو اور جو شخص ضروریات دین میں سے کسی کاا نکار کرے یااس سے کفر کی کوئی علامت ظاہر ہویا کفر کا کوئی سبب صادر ہو،اہے بلاتا مل کا فر قرار دیا جائے گااور وہ بلاشبہ کا فرہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کا فرہے کیو نکہ ایسے شخص کی تکفیر میں شک کرنے کا مطلب ضروریات دین میں شک کرناہے اور جو شخص ضروریات دین میں شک کرے وہ بلاشک وشبہ کا فرہے۔

حضرت ملاعلی قاری شرح فقه اکبر میں فرماتے ہیں:

ثُمَّ اعْلَمُ أَنَّ الْمُرَادَ بِأَهْلِ الْقِبُلَةِ الَّذِينَ اتَّفَقُوا عَلَى مَا هُوَ مِنُ ضُرُورِيَّاتِ الدِّينِ كَحُدُوثِ الْعَالَمِ وَحَشُر الْأَحُسَادِ وَعِلْمِ اللَّهِ بِالْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزُّئِيَّاتِ وَمَا أَشْبَهَ ذَٰلِكَ مِنُ الْمُسَائِلِ الْمُهمَّاتِ فَمَنُ وَ اطلبَ طُول عُمْرِهِ عَلَى الطَّاعَاتِ والعِبَادَاتِ مَعَ الْقَوْلِ بِقِدُم الْعَالَمِ أَوْ نَفَى الْحَشُرِ أَو نَفَى عِلْمِهِ سُبُحْنَةُ بِالْجُزُرُيَّاتِ لاَ يَكُونُ مِنُ آهُلِ الْقِبُلَةِ وَأَنَّ الْمُرَادَ بِعَدُمِ تَكُفِيْرِ أَحَدٍ مِّنُ آهُل الْقِبُلَةِ عِنْدَ آهُلِ السُّنَّةِ أَنَّهُ لاَ يُكَفَّرُ مَالَمُ يُوْجَدُ شَيْءٌ مِّنُ أَمَارَاتِ الْكُفُرِ وَعَلاَمَاتِهِ وَلَمْ يَصُدُرُ مِنْهُ شَيْءٌ مِّنُ

"اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق

ہوں، مثلاً عالم کا حادث (عدم کے بعد موجود) ہونا، قیامت کے دن اجسام کا (مع ارواح) کے اٹھایا جانا، اللہ تعالیا کا تمام کلیات اور جزئیات کو جاننا اور اس جیسے دیگر اہم مسائل، پس جو شخص طویل عمر، طاعت وعبادت پر عمل پیرارہا اس کے ساتھ ساتھ عالم کے قدیم (بے ابتداء) ہونے یا حشر جسمانی یا اللہ تعالیا کے جزئیات کونہ جاننے کا قائل تفادہ اہل قبلہ سے نہیں ہوگا، اہلسنت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کی تحفیر نہیں کی جائے گی، اس سے مرادیہ ہے کہ جب تک کفر کی کوئی علامت نہ پائی جائے اور اس سے کفر کا کوئی سبب صادر نہ ہو۔"

شرح مواقف میں ہے:۔

وَلاَ يُكَفَّرُ اَهُلُ الْقِبُلَةِ اِلاَّ بِمَا فِيهُ نَفَى لِلصَّانِعِ الْقَادِرِ الْعَلِيْمِ اَوُ شِرُكُ اَوُ اِنْكَارِ لِلنَّبُواتِ اَوْ اِنْكَارِ مَا عُلِمَ الْعَلِيْمِ اَوْ شِرُكُ اَوْ اِنْكَارِ لِلنَّبُواتِ اَوْ الْمُحْمَعِ عَلَيْهِ بِمَحِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِهِ ضُرُورَةً اَوِ الْمُحْمَعِ عَلَيْهِ مِمَّ عَلَيْهِ مَمَّ عَلَيْهِ مَمَّ عَلَيْهِ مِمَّا عُلِمَ ضُرُورَةً مِّنَ الدِّيْنِ كَانَ ذَلِكَ الْمُحْمَعُ عَلَيْهِ مِمَّا عُلِمَ ضُرُورَةً مِّنَ الدِّيْنِ كَانَ ذَلِكَ الْمُحْمَعُ عَلَيْهِ مِمَّا عُلِمَ ضُرُورَةً مِّنَ الدِّيْنِ كَانَ ذَلِكَ الْمُحْمَعُ عَلَيْهِ مِمَّا عُلِمَ ضُرُورُرةً مِّنَ الدِّيْنِ فَنْ الدِّيْنِ فَذَلِكَ طَاهِرٌ وَ دَاخِلٌ فِيمًا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَالاَّ فَإِنْ كَانَ فَلْعِيًّا فَفِيهِ الْحُمَاعًا ظَنِيًّا فَلاَ كُفْرَ بَمُحَالَفَتَه وَإِنْ كَانَ قَطْعِيًّا فَفِيهِ خِلَافٌ إِنْ كَانَ قَطْعِيًّا فَفِيهِ خِلَوْنُ الْمَالِكُ فَلَا كُفُرَ بَمُحَالَفَتَه وَإِنْ كَانَ قَطْعِيًّا فَفِيهِ خِلَافٌ إِنْ كَانَ فَطَعِيًّا فَفِيهِ خِلَافٌ إِنْ كَانَ قَطْعِيًّا فَفِيهِ خِلَافٌ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْ اللّهِ الْمُعْمَالِكُ فَلْمَا مُعَلِيْهِ فَالْمُولُ الْمُعْمَاعِيَّا فَفِيهِ فَلِكُ اللْمُعْمَاعُ الْهِي الْمُعْمِلِي الْمُعْرَالِي الْمُعْرِيْلِ الْمُعْلِلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِنْ الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِلْلُكُ الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِيْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِلْمُ الْمُعِلَّى الْمُولِي الْمِيْلِي الْمَقِيْمِ الْمُولِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِيْلِي الْمُعْلِيْلِي الْمُعْلِقُ الْمُعْلَقِيلُهُ الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمِيْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعَلِي الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعِلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْ

"اہل قبلہ کی تحفیر ضیں کی جائے گی محرا پسے کلام سے جس میں قدرت والے، علم والے خالق کی نفی یاشر کیا نبوت سے متعلق امور کے انکار یا ایسی اشیاء کے انکار سے جن کے بارے میں بداہت ثابت ہے کہ اضیں نبی اگر م علیہ لائے ہیں یا جن پرامت مسلمہ کا انقاق ہے مثلا ان محرمات کو حلال جاننا جن کے حرام ہونے پراجماع ہے آگروہ متفق علیہ ضروریات ویں سے ہے تواس کے انکار کا کفر ہونا ظاہر ہے اور وہ ما قبل میں واخل ہے ورنہ آگر اجماع ظفی ہے اجماع ظفی ہے تواس کا انکار کفر ہونے میں اختلاف ہے۔"

اسی طرح دوسری کتابوں میں ہے۔

جب شاہت ہو عمیا کہ امت مسلمہ کااس پر اتفاق ہے کہ نبی اکر م اور دیگر انبیاء علیہ و علیم السلام کی شخفیف شان کفر ہے اور یقینا ہے مسئلہ ضروریات دین سے ہے پس جو مخض اس مسئلہ میں شک کرے وہ کا فر ہے، شخفیف شان کے مر تکب کا کیا حال ہوگا؟

فتمشد

## کیا یه لوگ مسلمان سیس ...۹

میدان حشر میں سر کار دوعالم عصیله کی شفاعت کے امیدوارو! ول کی آنکھول سے پڑھو،اورانصاف کروکہ۔۔۔۔۔ آیان غلیظ و مکر وہ عقائد کے حامل افراد مسلمان ہیں ؟

حضور اکرم عباللہ کے علم کو پاگلوں' بچوں اور جانوروں کے علم جیسا کہا گیا ہے۔

اصل عبارت\_\_\_\_

کھر میہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا تھم کیا جانا اگر بھول زید صحیح ہو تو دریافت طلب میہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یاکل غیب۔ اگر بعض علوم غیبہ مراو ہیں تواس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ابیاعلم غیب توزید و عمر و بلحہ ہر صبی (چر) و مجنون (پاگل) بلحہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان معنف اشرف علی تمانوی صفی ۸، کتب خاند اشر فیدر اشد کمپنی دیویم) دیویندیوں کا کلمه بھی ملاحظه فرمایئے 'جس کے پڑھنے کو اشرف علی تھانوی نے عین اتباع سنت کہا۔

خلاصه اصل عبارت ـ ـ ـ ـ ـ ـ

اشر ف علی تقانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر کو اپنے خواب اور بید ای کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور اکر م علیات کے نام نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشر ف علی تقانوی کا نام لیتا ہے لیعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیات کی جگہ لا الہ الا اللہ اشر ف علی تقانوی کا نام لیتا ہے لیعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیات کی جگہ لا الہ الا اللہ اشر ف علی معلوم کر تا علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کر تا ہے توجواب میں اشر ف علی تھانوی توبہ واستغفار کا تھم دینے کے جائے کہتا ہے۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو 'وہ ہونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(الا مداد 'معنفہ اشر ف علی تھانوی سفیہ کا مار مطبح الماد المطابع تھانہ ہمون 'انڈیا)

حضور اکرم علی کوخاتم النبیین ماننے سے انکار کیا گیا۔ اصل عبارت۔۔۔۔

اگربالفرض بعد زمانہ نبوی صلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں پچھ فرق نہ آئے گا۔

(تخدیرالنال معند قام بانوتول سخه ۳۳ دارالا شاعت مقابل مولول مسافر فاند کراچی) حضور اکرم عیدید کم علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا۔

اصل عبارت\_\_\_\_

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کو نمی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کور دکر کے ایک شرک ثابت کر تاہے۔

(راین قاطمہ ازمولوی ظیل اجرائیٹوی، صدقہ مولوی رشداجر کنکوی صفح اہ مطی بال اور اکرم علیہ اللہ کے آنے کو خمال میں حضور اکرم علیہ لیا کہ کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوینے سے بدتر کہا گیا ہے۔

اصل عبارت\_\_\_\_

ذنا کے وسوسے سے اپنی ہوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شنخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت ماب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگادیتا اپنے ہیل اور گدھے کی صورت میں متغرق ہونے سے زیادہ براہے۔

(صراط متنقیم اساعیل د ہلوی صفحہ ۱۶۹، اسلامی اکادی ار دوبازار الا ہور )

# جعيت اشاعت المستت باكتتان كي سركرميان

ہفت واری اجتماع :۔

جعیت اشاعت السنّت پاکتان کے زیرا متمام بر بیرکو بعد فماز عشا وتقریبا ۱۰ ایجرات کونور مجد کا غذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و اللف علا ہے المسنّت مختلف موضوعات برخطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسله اشاعت: ـ

جیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے قت ہر ماہ مقتدر علائے المستنت کی کتابیں مفت شاکع کر کے تقیم کی جاتی ہیں۔ فواہش مند حضرات نور مجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ وناظره: \_

جعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مداری لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

رس نظامی:۔

جمیت اشاعت المسنت با كتان كے تحت رات سے اوقات میں درس نظامی كى كاسي بھى لگائى جاتى ہیں جس میں ابتدائى بانچ درجوں كى كتابيں پر هائى جاتى ہیں۔

كتب وكيست لائبريري: -

جعیت کے تحت ایک لائبرری بھی قائم ہے جس میں مخلف علائے اہلسنت کی تناہیں مطالعہ کے لیے اور کیٹیس ساعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔خواہش مند حضرات رابط فرمائیں۔ لیے اور کیٹیس ساعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔خواہش مند حضرات رابط فرمائیں۔

حضور اکرم ﷺ اور حضرت على رضى الله تعالى عنه كے متعلق لكها گيا وه بے اختيار ہيں۔

اصل عبارت۔۔۔۔

"جس کانام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کامالک و مختار نہیں۔"

( تقویة الایمان مع تذکیر الاخوان مصنفه اساعیل و بلوی صفحه ۱۳۶۳، میر محمد کتب خانه مرکز علم داوب آرام باغ محراچی)

یہ وہ عبارات ہیں 'جن کی بعیاد پر دیوہ بعد کے اکابر اشرف علی تھانوی' قاسم ہانو توی' رشید احمد گنگو ہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کو عالم اسلام کے اکابر علماء نے کا فر قرار دیا۔ ملاحظہ ہو حسام الحربین از اعلی حصرت امام احمد رضا خان رضی الله تعالی عنہ اور الصارم الهندیہ از علامہ حشمت علی خان رحمتہ اللہ علیہ۔

#### اصل اختلاف\_\_\_\_\_

المسنّت و جماعت و فرقد وبله پندیه کا اصل اختلاف بید نمیں ہے کہ المسنّت و جماعت کورے ہوکر درودوسلام پڑھتے ہیں اور وبلیہ اس کے منکر ہیں۔المسنّت و جماعت نذر ونیاز کے قائل ہیں اور وبلیہ اس کو نمیں مانتے 'المسنّت و جماعت مزارات پر حاضری وینا اور ان بررگان دین کے توسل سے دعائیں مانگنا باعث اجر و ثواب سجھتے ہیں جب کہ وبلیہ ، دیوبحد یہ اس کار خیر سے محروم ہیں باحد اصل اختلاف جس نے امت کو دود حروں میں بانث دیا وہ اکار دیوبحد کی وہ کفریہ عبارات ہیں کہ جن میں تھلم کھلا نبی کریم سیالی کی شان اقد س میں گناخی کاار تکاب کیا گیا ہے۔

#### اختلاف کا حل۔۔۔۔

اگر آج بھی وہایہ دیوبعدیہ اپنان اکابر کی کفریہ عبادات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز و کفر خیز کتب سے بیز اری کا اظہار کر کے اشیں دریابر و کر دیں تو اہلست کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔